از عدالتِ عظمیٰ

گُربچن سنگھ و دیگر

بنام

یونین آف انڈیا و دیگر

تاریخ فیصلہ: 09 فروری 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 32، 136- خصوصی اجازت کی درخواست-اس پر فیصلہ اور آرڈر منظور کیا گیا— چاہے وہ آرٹیکل 32 کے تحت عدالتی جائزے کے قابل ہو- قرار پایا گیا کہ: نہیں

عبدل رحمان انتولے بنام یونین آف انڈیا و دیگراں وغیرہ، [1984] 3 ایس سی آر 482؛ کھودے ڈسٹلریز لمیٹڈ و دیگر بنام رجسٹرار جنرل سپریم کورٹ آف انڈیا، رٹ پٹیشن (سی) نمبر 803 (1995) اور میسرز کھودے ڈسٹلریز لمیٹڈ و دیگر بنام ریاست کرناٹک و دیگراں، [1995] 1 ایس سی سی 574، پر انحصار کیا۔

اصل دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن (سی) نمبر 782، سال 1994۔

(ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

درخواست گزاروں کے لیے آر سی گبریلے کے لیے مس نتیتا شرما۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

رٹ پٹیشن اس عدالت کے ذریعے آرٹیکل 136 کے تحت منظور کردہ حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے جس میں اپیل کی اجازت دی گئی ہے اور عدالت عالیہ اور ثالث کے اس حکم کو کالعدم قرار دیا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گیا ہے جس میں حصول اراضی کے قانون، 1864 کے تحت بڑھا ہوا سولیشم اور سود دیا گیا ہے جس میں ترمیم شدہ قانون 68، سال 1984 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے۔ غیر منقولہ جائیداد کی طلبی اور حصول ایکٹ، 1952 کے تحت حاصل کی گئی زمینوں کے سلسلے میں۔ اس عدالت کی تین ججوں کی بنچ نے فیصلہ دیا تھا کہ ترمیمی ایکٹ 68، سال 1984 یا حصول اراضی ایکٹ، 1894 کا غیر منقولہ جائیداد کی طلبی اور حصول ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت منظور کردہ ایوارڈ پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ نتیجتاً، سود اور سولٹیئم کی ادائیگی کے لیے ہدایت اور حکم کو دائرہ اختیار سے باہر قرار دیا گیا اور اس لیے یہ کالعدم ہوگا۔ پھر سوال یہ ہے: کیا آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت رٹ پٹیشن جھوٹی ہوگی؟

عبدل رحمان انتولے بنام یونین آف انڈیا و دیگران وغیرہ، [1984] 3 ایس سی آر 482 میں اسی سوال سے نمٹتے ہوئے اس عدالت نے اس طرح مشاہدہ کیا تھا:

"میرے خیال میں، اس عدالت کے ذریعے کالعدم یا بصورت دیگر غلط قرار دیے گئے حکم اور فیصلے کے جواز کو چیلنج کرنے والی رٹ پٹیشن پر غور نہیں کیا جا سکتا۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس رٹ پٹیشن کو خارج کرنے سے درخواست گزار کے حق کو نقصان نہیں پہنچے گا، کہ وہ مناسب جانبداری پٹیشن کے ساتھ عدالت سے رجوع کرے یا کوئی دوسری درخواست دائر کرے جو وہ قانون میں دائر کرنے کا حقدار ہو۔"

مندرجہ بالا تناسب کے بعد، کھودے ڈسٹلریز لمیٹڈ و دیگر بنام رجسٹرار جنرل، سپریم کورٹ آف انڈیا، رٹ پٹیشن (سی) نمبر 803 سال (1995) میں 5 دسمبر 1995 کو فیصلہ کیا گیا، تین ججوں کی بنچ (جس میں ہم میں سے ایک، کے راما سوامی، جسٹس رکن تھے) نے فیصلہ دیا ہے کہ میسرز کھودے ڈسٹلریز لمیٹڈ و دیگر بنام ریاست کرناٹک و دیگران میں اس عدالت کے فیصلے کے بعد، [1995] 1 ایس سی سی 574 رٹ پٹیشن آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت فیصلے کی درستگی کا جائزہ لیتی ہے۔ اس عدالت کا، قابل برقرار نہیں ہے۔

اس طرح آرٹیکل 136 کے تحت اس عدالت کا فیصلہ اور حکم آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت عدالتی جائزے کے قابل نہیں ہے۔

اس کے مطابق رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا جاتا ہے۔

درخواست خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document